كِتَابُ الْفَهِيمِ

فِيْ تَعَارُفِ

صِرَاطِ مُسْتَقِيمِ

مصنف منتظر مهدي امامي

كِتَابُ الْفَهِيمِ
فِي تَعَارُفِ
صِرَاطِ مُسْتَقِيمِ

مصنف منتظر مهدي امامي

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

مقصد تالیف

حمد ہے اس خالق کائنات کی کہ
جس کے سوا کوئی معبود نہیں ہے
اور جو عزیز و جبار بھی ہے اور
غالب و غفار بھی ہے اور جو زمین
کو اپنی حجت کے بغیر نہیں چھوڑتا
اور انہیں حجتوں کے سردار ، مالک
و مختار ، نبیوںؑ کے تاجدارؐ ، رسولؐ
نامدار ، میرے ماں باپ ان پر قربان

جناب محمدؐ بن عبداللہؑ میرے رسولؐ اور خاتم الانبیاء ہیں ۔ اور میں یہ گواہی بھی دیتا ہوں کہ علیؑ بن ابی طالبؑ مولا مصطفیٰؐ کے حقیقی خلیفہ ، جانشین ، ولی ، وزیر ، وصی ، اور وارث ہیں ۔ یہ کتاب انہی ذوات مقدسہ کی مدد و امداد سے لکھ رہا ہوں ماشاء اللہ !

جیسا کہ صراط مستقیم کے معنی ہیں سیدھا راستہ ، اور اس کتاب کا موضوع بھی یہی ہے مثلاً نبی اکرمؐ

کی امت کو جس سیدھے راستے پر چلنا چاہیے وہ راستہ کونسا ہے ؟ نبی اکرمؐ نے وہ راستہ بتایا ہے یا نہیں ؟ اور جو بتایا ہے وہ اہل اسلام کے سب فرقوں کی کتابوں میں ہے یا نہیں ۔

اہل تشیع مذہب کا عقیدہ یہ ہے کہ نبی اکرمؐ نے ہر چیز کا اعلان عام کردیا تھا اور عروۃ الوثقیٰ بھی پکڑادی تھی اور جانشین بھی مقرر فرمایا تھا برعکس اہل سنت کے کیونکہ وہ عقیدہ رکھتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے کسی شخص

کو بھی نامزد نہ کیا تھا بلکہ جانشین کا چناؤ امت کے حوالے کر ڈالا ۔ اس کتاب میں احادیث متواترہ سے انشاء اللہ ثابت ہے کہ خلیفہ ، جانشین ، بھائی ، وزیر ، مددگار ، ناصر ، امیرالمؤمنین ، سید المسلمین ، یعسوب المؤمنین ، امام المتقین ، قائد الغر المحجلین ، سید العرب ، ولی اللہ ، وصی رسول اللہ ، اخو رسول اللہ ، حبیب اللہ ، وارث رسول ، وارث دستار ، وارث منبر ، صراط مستقیم ، عروۃ الوثقیٰ ، اولی الامر منکم ، کل قوم ہادٍ ، کونوا مع الصادقین ، لسانِ صدق اور یاد رکھنے والا کان ہی

اس امت کے لیے بلکل سیدھی ترین راہ ہے اور عالی جناب سرکار علیؑ مرتضیٰ کی ذات مقدس ہے جو معصوم عن الخطا ہیں ۔

امید ہے کہ حقیر و فقیر کی یہ کاوش و کوشش جناب محمدؐ و آلؑ محمدؐ علیہم السلام کی خدمت میں اس حقیر کی شفاعت کا سبب بن جائے ۔انشاء اللہ العزیز ۔

بندہ حقیر و ناچیز منتظر مہدی امامی ۔

مقدار و معیار

اس کتاب کی حدیثوں کی تعداد
ایک سو [۱۰۰] ہے ۔ موضوع تو بہت
ہی ضخیم ہے مگر بکوشش اسے
مختصر کردیا ہے اور آسان بنا دیا
ہے ۔ احادیث کی اسناد بیان نہیں
کی ہیں لیکن کچھ حدیثوں کی سند
بھی لکھ ہے اور پوری کوشش کی
ہے کہ روایات کا ترجمہ عام فہم ہو ۔
قرآن کی آیات پاک کا ترجمہ اہلسنت
کے مشہور عالم شاہ ولی اللّٰہ محدث

دہلوی کے بیٹے شاہ رفیع اللّٰہ محدث
دہلوی کے ترجمہ قرآن کریم سے لیا
گیا ہے ۔ معیار کے مطابق کتابوں کے
مصنفوں کی تصدیق کی جائے گی ۔
آخر کتاب میں احادیث کے مکمل
حوالے پیش کیے جائینگے ۔ ان کتابوں
کی لسٹ بھی لکھی جائیگی جن
سے احادیث چنی گئیں ۔ شخصیات
کے اعتبار سے بلکل ادب سے کام لیا
گیا ہے ۔ آخر میں مصنف کی دوسری
کتابوں تعارف بھی کرایا گیا ہے ۔

عنوان صفحہ

عنوان صفحہ

عنوان	صفحہ

تمت

بِسمِ اللہِ الرَّحمٰنِ الرَّحِیمِ

اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُستَقِیم

(سورہ فاتحہ آیت ۰۶)

اس آیت کریمہ کی تفسیر سنی علماء کرام نے کچھ
اس طرح فرمائی ہے کہ؛

(۰۱)محدث حاکم حسکانی اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کرتے ہیں کہ ؛ نبی اکرمؐ نے مولا علیؑ سے فرمایا ؛ یا علیؑ ! تم ہی " صراط مستقیم " ہو ۔

(۰۲)حاکم حسکانی ناقل ہیں کہ ؛ ابی بریدہؓ سے اللہ عزوجل کے اس قول " اہدنا الصراط المستقیم " کے متعلق پوچھا گیا تو فرمایا ؛ یعنی محمدؐ اور ان کی آلؑ کا راستہ ۔

آپؐ کے بعد ھدایت کا سلسلہ ؛

(۰۳)اخطب خوارزمی اپنی سند کے ساتھ رقم طراز ہیں کہ ؛ سلمان فارسیؓ نے نبی اکرمؐ کو فرماتے سنا کہ ؛ میرا بھائی ، میرا وزیر اور بہترین خلیفہ علیؑ بن ابی طالبؑ ہے ۔

(۰۴)ابن مردویہ کبیر باسناد خود رقم طراز ہیں کہ ؛ حضرت ابن عباسؓ فرماتے ہیں کہ جب یہ آیت " انما انت منذر و لکل قوم ہاد " ترجمہ " تم تو صرف ڈرانے والے ہو اور ہر قوم

کے لیے ایک ہادی ہوتا ہے " (رعد/۰۷) نازل ہوئی تب نبی اکرمؐ نے اپنے سینہ مبارک پر ہاتھ رکھ کر فرمایا؛ میں ڈرانے والا ہوں ۔ اور علیؑ کے کندھے کی طرف اشارہ کرکے فرمایا؛ تو ہادی ہے یا علیؑ! میرے بعد تجھ سے ہدایت پاجائیں گے ، ہدایت پانے والے ۔

میرے بعد بارہ امام؛

(۰۵)امام مسلم رقم طراز ہیں کہ ؛ جابرؓ بن سمرہؓ فرماتے ہیں کہ میں نے نبی اکرمؐ سے سنا؛ یہ دین بارہ خلیفوں تک معزز اور غالب رہیگا ، چنانچہ لوگوں نے اللہ اکبر کہا اور آواز بلند کی ۔

(۰٦)حافظ ابی نعیم اپنی مشہور زمانہ کتاب " حلیہ الاولیاء " میں اپنی سند کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ ؛ نبی اکرمؐ نے فرمایا؛ جو میری زندگی جینا چاہے ، اور میری موت مرنا چاہے اور جنت عدن کا رہائشی بننا چاہے تو اسے چاہیے کہ علیؑ بن

ابی طالبؑ کو میرے بعد امیر بنائے اور ان کے مقرر کردہ کو بھی امیر بنائے ، میرے بعد ائمہ کی پیروی کرے اور وہ میری اولاد ہیں اور میری مٹی سے پیدا ہوئے ہیں ۔ ان کو علم اور فہم عطا کیا گیا ہے ، ہلاکت ہے انکی فضیلت سے انکار کرنے والوں اور ان سے رشتہ توڑنے والوں کیلیے ، اللہ ایسے لوگوں کو میری شفاعت نصیب نہ فرمائے ۔

(۰۷)محدث کبیر علامہ حموینی اپنی کتاب مستطاب "فرائد السمطین " رقم طراز ہیں ؛ مولا علیؑ نے فرمایا ؛ نبی اکرمؐ نے مجھ سے فرمایا ؛ مرحبا اے مسلمانوں کے سردار ! اور متقیوں کے امام ۔

(۰۸)علامہ حموینی باسناد خود روایت کرتے ہیں کہ ؛ جابرؓ فرماتے ہیں کہ میں ایک دن نبی اکرمؐ کے ساتھ مدینہ کے کچھ باغات میں گیا۔ مولا علیؑ کا ہاتھ نبی اکرمؐ کے ہاتھ میں تھا۔ پس ہم کھجور کے ایک درخت کے پاس سے گذرے تو درخت سے آواز آئی """ یہ محمدؐ نبیوں کے سردار ہیں اور یہ علیؑ اوصیاء

کے سردار ہیں اور آئمہ طاہرینؑ کے باپ ہیں۔

(۰۹)ابن مردویہ کبیر ناقل ہیں کہ؛ نبی اکرمؐ نے فرمایا؛ ہم پانچ ہستیاں معصوم ہیں؛ میںؐ، علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ اور حسینؑ۔

(۱۰)علامہ حموینی اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کرتے ہیں کہ؛ نبی اکرمؐ نے فرمایا؛ میںؐ، علیؑ، فاطمہؑ، حسنؑ، حسینؑ اور حسینؑ اولاد میں سے ۹ امام مطہر اور معصوم ہیں۔

(۱۱)حافظ ابن عقدہ کوفی اپنی سند کے ساتھ رقم طراز ہیں کہ؛ نبی اکرمؐ نے مولا حسینؑ سے فرمایا؛ اے حسینؑ! تو امامؑ ہے، اور امامؑ کا بھائی ہے، اور امامؑ کا بیٹا ہے اور تیری اولاد سے ۹ معصومؑ امام ہونگے جن کا نواں مہدیؑ ہوگا۔ خوشخبری ہے اس کے لیے جو ان سے محبت کرے اور خرابی ہے اس کے لیے جو ان سے بغض رکھے۔

(۱۲)علامہ حموینی سند کے ساتھ لکھتے ہیں کہ؛ جابر بن عبداللہؓ فرماتے ہیں کہ میں سیدہ فاطمہؑ بنت محمدؐ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ میں نے انکے پاس ایک لوح (تختی) دیکھی، قریب تھا کہ اس کی روشنی سے آنکھیں بند ہوجاتیں۔ اس لوح میں بارہ نام تحریر تھے، میں نے

ان ناموں کو گنا تو وہ بارہ تھے ، میں نے عرض کی ؛ یہ کس کے نام مبارک ہیں ؟ سیدہؑ نے فرمایا ؛ یہ اوصیاءؑ کے نام ہیں ، ان میں پہلا نام مولا علیؑ کا ہے اور باقی گیارہ میری اولاد سے ہیں ان میں آخری قائمؑ ہیں ۔ جابرؓ نے کہا میں نے اس لوح میں تین مقامات پر اسم محمد دیکھا اور چار مقامات پر اسم علی دیکھا ۔

(۱۳)علامہ حموینی باسناد خود رقمطراز ہیں کہ ؛ (با الاختصار) ؛ یہودی نے کہا ؛ آپؐ نے سچ فرمایا اے محمدؐ ۔ اب آپؐ مجھے یہ بتایئے کہ آپؐ کا وصی کون ہے کیونکہ کوئی ایسا نبیؑ نہیں گذرا جس کا وصی نہ ہوا ، ہمارے نبیؑ موسیٰؑ بن عمرانؑ نے یوشعؑ بن نونؑ کو اپنا وصی بنایا تھا ۔ نبی اکرمؐ نے فرمایا ؛ ہاں ، میرے بعد میرا وصی اور میرا خلیفہ علیؑ بن ابی طالبؑ ہے اور ان کے بعد ان کے دو بیٹے حسنؑ اور حسینؑ ہیں ، پھر حسینؑ کے بعد صلبِ حسینؑ سے نو آئمہ معصومینؑ ہیں ۔

یہودی نے کہا ؛ اے محمدؐ ، ان کے نام بتلایئے ؟

آپؑ نے فرمایا؛ حسینؑ کے بعد انکے بیٹے علیؑ (زین العابدین) اور علیؑ کے بعد انکے بیٹے محمدؑ (الباقر) اور محمدؑ کے بعد انکے بیٹے جعفرؑ (الصادق) اور جعفرؑ کے بعد انکے بیٹے موسیٰؑ (الکاظم) اور موسیٰؑ کے بعد انکے بیٹے علیؑ (الرضا) اور علیؑ بعد انکے بیٹے محمدؑ (التقی) اور محمدؑ کے بعد انکے بیٹے علیؑ (النقی) اور علیؑ کے بعد انکے بیٹے حسنؑ (عسکری) اور حسنؑ کے بعد انکے بیٹے حجت مہدیؑ ہیں۔ یہ ہیں وہ بارہ آئمہؑ جو نقباء بنی اسرائیل کی تعداد کے برابر ہیں۔

(۱۴)علامہ حموینی رقمطراز ہیں کہ؛ (با الاختصار)؛ جابرؓ نے فرمایا؛ میں نے سیدہ فاطمہؑ بنت محمدؐ عرض کی؛ اے بنتِ رسولؐ! میرے ماں باپ آپؑ پر قربان یہ لوح (تختی) کیا ہے؟ سیدہ طاہرہؑ نے فرمایا؛ اللہ عزوجل نے لوح اپنے رسولؐ کو بطور ہدیہ بھیجی۔ اس میں میرے والدؐ اور شوہرؑ اور بیٹوںؑ کے نام تحریر ہیں اور میری اولاد سے اوصیاء کے نام درج ہیں۔ میں نے اس تختی میں یہ لکھا ہوا پڑھا؛

(۰۸)

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ تحریر عزیز و حکیم اللہ کی طرف سے اس کے نور اور سفیر اور حجاب اور اسکی دلیل ، محمدؐ کے لیے ہے جسے روح الامین رب العالمین کی طرف سے لیکر نازل ہوئے ۔ اے محمدؐ ! میرے ناموں کی عظمت بیان کرو اور میری نعمتوں کا شکر ادا کرو اور میری نعمتوں کا انکار مت کرو ۔ بیشک میں اللہ ہوں ، میرے سوا کوئی معبود نہیں ، جبار لوگوں کو کاٹنے والا ہوں ، ظالموں کو ذلیل کرنے والا ہوں ، تکبر کرنے والوں کو ہلاک کرنے والا ہوں ، دین کا حساب لینے والا ہوں ، بیشک میں اللہ ہوں ، میرے علاوہ کوئی معبود نہیں ، پس جس نے میرے علاوہ کسی کے فضل کی امید رکھی یا میرے عدل کے علاوہ کسی اور کے عدل سے خوفزدہ ہوا تو میں اسے ایسا عذاب دونگا کہ عالمین میں سے کسے کو نہیں دیا ہوگا ، پس اے محمدؐ ! میری ہی عبادت کرو اور مجھ پر ہی توکل کرو ۔ بیشک میں نے کوئی بھی نبیؑ ایسا مبعوث نہیں کیا کہ اس نبی کے ایام پورے ہونے کے بعد اور مدت پوری ہونے کے بعد اس کا وصی نہ بنایا ہو

اور بیشک میں نے تمہیں انبیاء پر فضیلت دی ہے اور تیرے وصی کو میں نے تمام اوصیاء پر فضیلت دی ہے اور علیؑ میرا ولی اور مددگار ہے، یہ وہ جس کے کندھے پر نبوت کی چادر ڈال کر اسے لٹا کر امتحان لیا (یعنی ہجرت والی رات) اور اس وصی کے بعد تمہارے دو ناز پالے اور دو نواسے حسنؑ اور حسینؑ کے ذریعے تمہیں عزت دی، پس میں نے حسنؑ کو ان کے والدؑ کی حیات پوری ہونے کے بعد اپنے علم کا مرکز بنایا ہے اور حسینؑ کو اپنی وحی کا خازن بنایا ہے اور اسے شہادت کے سبب عزت دی ہے اور اس کے لیے سعادت سے بھرپور انجام رکھا ہے، پس وہ شہادت کا مرتبہ پانے والوں میں سے افضل ہے اور تمام شہداء میں بلند درجے والا ہے اور میں نے اپنا کلمہ تام اس کے ساتھ بنایا ہے اور حجت بالغہ کو اس کے پاس رکھا ہے اور اس کی اولاد کے سبب میں دین لوٹاؤں گا اور انہی کو جانشین بناؤں گا، ان میں سے پہلے علیؑ ہیں جو سید العابدین ہیں اور گذشتہ تمام اولیاء کی زینت ہیں اور ان کے بیٹے،

ان کے جد امجد نبی اکرمؐ کی شبیہ ہیں ، ان کا نام باقرؑ ہے جو میرے علم کا نگران ہے اور میری حکمت کا خزانہ ہے ، عنقریب جعفرؑ کے بارے میں شک کرنے والے ہلاک ہونگے ، اسے رد کرنے والا ایسا ہی ہے جیسے میری طرف سے حق بات کو رد کرنے والا ، میں ضرور جعفرؑ کے ٹھکانے کو عزت دوں گا اور انہیں ان کے شیعہ اور ان کے مددگاروں اور ان کے اولیاء کے بارے میں خوش کروں گا اور ان کے بعد میں نے موسیٰؑ کو چنا ہے اور ان کے بعد میں سیاہ تاریک رات کا فتنہ ضرور تیار کروں گا کیونکہ میرے فرض کی رسی کبھی نہیں ٹوٹے گی اور میری حجت کبھی مخفی نہیں ہوگی اور بیشک میرے اولیاء کبھی بد بخت نہیں ہونگے ۔ خبردار جس شخص نے ان میں سے کسی کا انکار کیا تو یقیناً اس نے میری نعمت کا انکار کیا اور جس نے میری کتاب سے ایک آیت بھی تبدیل کی تو اس نے یقیناً مجھ پر جھوٹ بولا اور ہلاکت ہے میرے بندے موسیٰؑ اور میرے حبیب اور میرے محبوب کی مدت پوری ہونے کے بعد افتراء باندھنے والوں اور انکار کرنے والوں کے لیے ، بیشک آٹھویںؑ کو جھٹلانے والا گویا میرے تمام اولیاء کو جھٹلانے والا ہے ۔ اس

آٹھویںؑ کو ایک متکبر سرکش شہید کرے گا اور اور اسے میری مخلوق کے بدترین شخص ۲؎ کے پہلو میں اس کے شہر میں دفن کیا جائے گا جسے نیک آدمی (ذوالقرنین) نے تعمیر کیا تھا۔ میری طرف سے حق بات ثابت ہوگئی ہے میں یقیناً اس (علیؑ الرضا) کی آنکھ محمدؑ (تقی) کے سبب ٹھنڈی کروں گا جو انکے بیٹے اور انکے بعد انکے خلیفہ ہیں، پس وہ میرے علم کا وارث اور میری حکمت کا خزانہ ہے اور میرے راز کی جگہ ہے اور میری مخلوق پر میری حجت ہے پس میں جنت میں اس کا ٹھکانہ بنادیا ہے اور میں اس کے اہلبیت میں سے ستر افراد کہ جن پر دوزخ واجب ہوگی کے حق میں انکی شفاعت قبول کروں گا۔ انکے بیٹے کے لیے میں نے سعادت سے بھرپور انجام رکھا ہے جو میرا ولی اور میرا مددگار ہے اور میری مخلوق میں میرا گواہ ہے اور میری وحی پر میرا امین ہے اور میں نے اسکی اولاد سے ایک فرزند پیدا کیا ہے جو میرے راستے کی دعوت دینے والا ہے۔ اور

میرے علم کا خازن حسنؑ ہے۔ پھر یہ میں نے اسکے بیٹے پر مکمل کردیا جو عالمین کے لیے رحمت ہے اور موسیٰؑ کا کمال اور عیسیٰ کی عمدگی اور ایوبؑ کا صبر اسے عطا فرمایا اور عنقریب اس کے زمانے میں میرے اولیاء کو رسوا کیا جائے گا اور انکے سروں کو کاٹ کر ایسے گرایا جائے گا، جیسے اہل ترک اور اہل دیلم کے سروں کو کاٹا گیا تھا پس انہیں قتل کیا جائے گا اور جلایا جائیگا اور وہ خوفزدہ، مرعوب اور ڈرے ہوئے ہونگے اور انکے خون سے زمین کو رنگا جائے گا اور انکی عورتوں میں تباہی اور غم و الم کی آوازیں پیدا ہونگی، وہی میرے سچے دوست ہونگے انہیں کے سبب میں ہر سیاہ تاریک رات کے فتنے دور کروں گا انہیں کے سبب میں زلزلوں کا سلسلہ کھول دوں گا اور بیڑیوں اور طوق کو کھول دونگا۔ ان پر انکے رب کی طرف سے رحمت ہو اور وہی لوگ ہدایت یافتہ ہیں۔

حضور کی زبان مبارک سے تین شہادتیں؛

(۱۵) محدث ابن مردویہ کبیر رقم طراز ہیں کہ : مجھ بیان کیا میرے جد نے ، ان سے محمد بن علی نے ، ان سے علی بن شہمرد نے ، ان سے جعفر بن احمد نے ، ان سے موسیٰ بن اسماعیل بن موسیٰؑ بن جعفرؑ نے ، ان سے انکے باپ اسماعیل نے ، ان سے انکے بابا امام موسیٰؑ کاظم نے ، ان سے انکے بابا امام جعفرؑ صادق نے ، ان سے انکے بابا امام محمدؑ باقر نے ، ان سے انکے بابا امام علیؑ زین العابدین نے ، ان سے انکے بابا حسینؑ بن علیؑ نے ، ان سے انکے بابا مولا علیؑ مرتضیٰ نے کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا ؛ جب مجھے آسمان کی طرف معراج کرائی گئی تب میں نے جنت کے دروازے پر یہ لکھا ہوا دیکھا : """"" لا الہ الا اللہ ، محمد رسول اللہ ، علی ولي اللہ ، فاطمہ امۃ اللہ ، الحسن و الحسین صفوۃ اللہ ، علی مبغضیھم لعنۃ اللہ """"" ۔

(۱۶)محدث ابن عدی با اسناد خود روایت نقل کرتے ہیں کہ ؛ جابرؓ سے روایت ہے کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا ؛ میں جنت کے دروازے پر یہ تحریر دیکھی """ لا الہ الا اللّٰہ ، محمد رسول اللّٰہ ، علی اخو رسول اللّٰہ """ ترجمہ """ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللّٰہ کے اور محمدؐ اللّٰہ کے رسولؐ ہیں اور علیؑ اللّٰہ کے رسول کے بھائی ہیں """۔

رسولؐ کا مقرر کردہ سردار علیہ السلام؛

(۱۷)امام حاکم نیشاپوری صاحبِ کتاب " مستدرک " بخاری اور مسلم کی شرط کے مطابق صحیح اسناد سے روایت نقل کرتے ہیں کہ ؛ نبی اکرمؐ نے مولا علیؑ کی طرف دیکھا اور فرمایا ؛ یا علیؑ ! تو دنیا میں سردار ہے اور آخرت میں بھی سردار ہے ، تیرا دوست میرا دوست ہے اور میرا دوست خدا کا دوست ہے ، تیرا دشمن میرا دشمن ہے اور میرا دشمن خدا کا دشمن ہے اور اس کے لیے بڑی خرابی ہے جو

میرے بعد تجھ سے بغض رکھے ۔

(۱۸)ابو القاسم طبرانی کبیر باسناد خود روایت کرتے ہیں کہ ؛ نبی اکرمؐ نے پوچھا ؛ عرب کا سردار کون ہے ؟ لوگوں نے کہا آپؐ ہیں یا رسولؐ اللہ ۔ نبی اکرمؐ نے فرمایا ؛ میں تو ساری اولاد آدمؑ کا سردار ہوں اور عرب کا سردار علیؑ ہے ۔

(۱۹)حافظ ابن عقدہ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے حدیث بیان کی علی بن محمد قزوینی نے ، ان سے حدیث بیان کی داوود بن سلیمان غازی نے ، ان سے حدیث بیان کی علیؑ بن موسیٰؑ الرضا نے ، انہوں نے اپنے والد موسیٰ بن جعفرؑ الکاظم سے ، انہوں نے اپنے والد جعفرؑ بن محمدؑ صادق سے ، انہوں نے اپنے والد محمدؑ بن علیؑ باقر سے ، انہوں نے اپنے والد علیؑ بن حسینؑ زین العابدین سے ، انہوں اپنے والدنے حسینؑ بن علیؑ شہید سے ، انہوں

نے اپنے والد علیؑ بن ابی طالبؑ سے کہ فرمایا نبی اکرمؐ نے ؛ یا علیؑ ! تم مسلمانوں کے سردار ہو اور متقیوں کے امام ہو اور روشن پیشانی والوں کے قائد ہو اور مؤمنین کے پیشوا ہو ۔

رسولؐ کا مقرر کردہ امیرالمؤمنین علیہ السلام؟

(۲۰) محدث ابن مردویہ کبیر اپنی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں کہ ؛ بریدہ اسلمیؓ نے فرمایا ؛ نبی اکرمؐ نے ہم کو یہ حکم دیا کہ ہم علیؑ کو امیر المؤمنین کہہ کر سلام کریں ۔

(۲۱) ابن مردویہ کبیر اسناد کے ساتھ روایت کرتے ہیں کہ ؛ سالم مولا علیؑ کے غلام فرماتے ہیں کہ میں مولا علیؑ

کے ساتھ انکی اپنی زمین پر موجود تھا ، حتی کہ ابو بکر اور عمر آئے اور دونوں نے کہا ؛ اسلام علیک یا امیر المؤمنین ورحمۃ اللہ و برکاتہ ۔ تب میں نے ان دونوں سے کہا کہ کیا آپؐ حیات رسولؐ میں بھی ایسا ہی کہتے تھے ؟ تو عمر نے فرمایا ؛ نبی اکرمؐ نے ہی تو ایسا کہنے کا حکم دیا تھا ۔

(۲۲)حافظ ابن عقدہ رقمطراز ہیں کہ ؛ امام حسینؑ نے فرمایا ؛ لوح محفوظ میں ، جو کہ عرش کے تحت ہے ، لکھا ہے "علیؑ بن ابی طالبؑ امیر المؤمنین"۔

رسولؐ کا مقرر کردہ خلیفہ ؛

(۲۳)موفق الدین اخطب خوارزمی با اسناد خود روایت نقل کرتے ہیں کہ ؛ حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ ؛ میں نبی اکرمؐ کے ساتھ تھا کہ آپؐ کو اطلاع دی گئی تو آپؐ نے ایک لمبا سانس لیا۔

میں نے عرض کیا؛ اے اللہ کے رسولؐ اس طرح سانس کیوں لے رہے ہیں ؟
آپؐ نے فرمایا؛ اے ابن مسعود مجھے موت کی اطلاع دی گئی ہے۔
میں نے عرض کیا؛ آپؐ کسی شخص کو اپنا خلیفہ نامزد کریں۔
آپؐ نے فرمایا؛ کس کو نامزد کروں ؟
میں نے عرض کیا؛ ابو بکر کو۔
یہ سن کر آپؐ خاموش ہوگئے اور پھر ایک لمبی سانس کھینچی تو میں نے عرض کیا؛ آپؐ اس طرح سانس کیوں لے رہے ہیں ؟
آپؐ نے فرمایا؛ مجھے میری موت کی خبر سنائی گئی ہے۔
میں نے عرض کیا؛ آپؐ کسی شخص کو اپنا خلیفہ نامزد کردیں۔
آپؐ نے فرمایا؛ کس کو نامزد کروں ؟
میں نے عرض کیا؛ عمر بن خطاب کو۔
یہ سن آپؐ خاموش ہوگئے اور پھر ایک لمبی سانس کھینچی تو میں نے عرض کیا؛ اے اللہ کے رسولؐ آپ اس طرح سانس کیوں لے رہے ہیں ؟

آپؐ نے فرمایا؛ مجھے میری موت کی خبر سنائی گئی ہے۔
میں نے عرض کیا؛ آپؐ کسی شخص کو اپنا خلیفہ نامزد کردیں۔
آپؐ نے فرمایا؛ کس کو نامزد کروں؟
میں نے عرض کیا؛ علیؑ بن ابی طالبؑ کو۔
پھر آپؐ نے ایک سرد آہ کھینچتے ہوئے فرمایا؛ اگر میں نے اسے اپنا جانشین نامزد کردیا تو تم اس کی پیروی نہیں کروگے۔خدا کی قسم، اگر تم لوگوں نے علیؑ کی پیروی کی تو ضرور جنت میں جاؤگے اور اگر تم لوگوں نے علیؑ کی مخالفت کی تو تمہارے اعمال ضبط کر لیے جائیں گے۔

رسولؐ کا وصی علیہ السلام اور وارث علیہ السلام اور بھائی علیہ السلام؛

(۲۴)فقیہ ابن مغازلی شافعی اپنی سند سے نقل کرتے ہیں؛
عبداللہ بن بریدہ نے فرمایا کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا؛ ہر نبیؑ

کے لیے وصی اور وارث ہوتا ہے اور میرا وصی اور وارث علیؑ بن ابی طالبؑ ہے۔

(۲۵)امام احمد بن حنبل روایت کرتے ہیں کہ ؛ سلمان فارسیؓ نے نبی اکرمؐ سے عرض کی ؛ اے اللہ کے رسولؐ آپ کا وصی کون ہے ؟ آپؐ نے فرمایا ؛ اے سلمانؓ موسیٰؑ کا وصی کون تھا ؟ میں نے عرض کی ؛ یوشعؑ بن نونؑ۔ آپؐ نے فرمایا ؛ میرا وصی اور وارث جو میرا قرض ادا کرے گا اور میرے وعدے پورے کرے گا وہ علیؑ بن ابی طالبؑ ہے۔

(۲۶)ابن مردویہ کبیر سند یہ روایت نقل کرتے ہیں کہ ؛ نبی اکرمؐ نے فرمایا ؛ یا علیؑ ! تم میرے وزیر ، خلیفہ اور وصی ہو میرے اہل و مال اور مسلمانوں میں۔

(۲۷)امام احمد بن حنبل رقمطراز ہیں کہ ؛ نبی اکرمؐ نے فرمایا ؛ میں نے در جنت پر یہ تحریر دیکھی " لا الہ الا اللہ ، محمد رسول اللہ ، علی اخو رسول اللہ "۔

(۲۸)امام احمد بن حنبل رقمطراز ہیں کہ ؛ نبی اکرمؐ نے فرمایا ؛ اے اللہ ! میںؐ بھی وہی کہتا ہوں جو میرے بھائی موسیٰؑ نے کہا تھا " بنادے میرے لیے وزیر میرے اہل میں سے علیؑ میرے بھائی کو ، اس کے ذریعے میرا بازو مضبوط کردے ، اور اسے میرے کام میں شریک کردے تاکہ ہم تیری بہت زیادہ تسبیح کریں اور تیرا ذکر زیادہ کریں کہ بیشک تو ہمیں دیکھ رہا ہے ۔

(۲۹)امام ترمذی روایت نقل کرتے ہیں کہ ؛ ابن عمر بیان کرتے ہیں کہ جب نبی اکرمؐ نے مہاجرین اور انصار کے درمیان مواخات قائم فرمائی تو حضرت علیؑ روتے ہوئے آئے اور عرض کیا ؛ یارسولؐ اللہ آپؐ نے صحابہ کرام میں بھائی چارہ قائم فرمایا لیکن مجھے کسی کا بھائی نہیں بنایا ؟ نبی اکرمؐ نے فرمایا ؛ تم دنیا و آخرت میں میرے بھائی ہو ۔

اطاعت؛

(۳۰)حافظ ابن عقدہ اپنی سند کے ساتھ نقل کرتے ہیں کہ ؛ نبی اکرمؐ نے فرمایا ؛ علیؑ ! تیری اطاعت کرنا میری اطاعت کرنا ہے اور تیری نافرمانی کرنا میری نافرمانی کرنا ہے ۔

(۳۱)امام حاکم نیشاپوری نے مستدرک میں اس روایت صحیح الاسناد بتاتے ہوئے لکھا ہے کہ ؛ جناب ابوذرؓ فرماتے ہیں کہ ؛ نبی اکرمؐ نے مولا علیؑ سے فرمایا ؛ جس نے میری اطاعت کی در حقیقت اس نے اللہ کی اطاعت کی اور جس نے میری نافرمانی کی در حقیقت اس نے اللہ کی نافرمانی کی ، اور جس نے تیری اطاعت کی در حقیقت اس نے میری اطاعت کی اور جس نے تیری نافرمانی کی در حقیقت اس نے میری نافرمانی کی ۔

بعد از نبیؐ حجت خدا،

(۳۲)موفق بن احمد مکی خوارزمی اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کرتے ہیں کہ ؛ (با الاختصار) ؛ خداوند عالم نے فرمایا اے آدمؑ اپنا سر بلند کرو اور اوپر دیکھو۔ پس آدمؑ نے اپنا سر اوپر کرکے دیکھا تو عرش پر یہ لکھا ہوا تھا """ نہیں ہے کوئی معبود سوائے اللہ کے ، محمدؐ جو کہ نبی رحمت ہیں اللہ کے رسولؐ ہیں ، علیؑ حجت کو قائم کرنے والے ہیں """۔

(۳۳)حاکم حسکانی اپنی سند سے روایت کرتے ہیں کہ (با الاختصار) ؛ مولا علیؑ نے فرمایا ؛ اور ہم ہی اللہ کے گواہ ہیں لوگوں پر اور اللہ کی زمین میں اس کی حجت ہیں ۔

(۳۴)حافظ ابن عقدہ رقمطراز ہیں کہ ؛ (با الاختصار) ؛ نبی اکرمؐ نے مولا علیؑ سے فرمایا ؛ مجھے اس ذات کی قسم کہ جس نے مجھے نبوت دے کر مبعوث فرمایا اور مجھے بہترین مخلوق بنایا کہ تو اللہ کی مخلوق پر اس کی حجت ہے ۔

(۳۵)حاکم حسکانی اپنی سند سے روایت کرتے ہیں کہ ؛ نبی اکرمؐ نے فرمایا ؛ اللہ عزوجل نے علیؑ ، فاطمہؑ ، حسنؑ اور حسینؑ کو اپنی مخلوق میں اپنی حجت بنایا ہے اور یہ میری امت میں وہ علم کے دروازے ہیں کہ جو صراط مستقیم کی جانب ہدایت دیتے ہیں ۔

اس امت کا والد؛

(۳۶)حافظ ابن مردویہ کبیر ، حافظ ابن مغازلی شافعی ، حافظ ابن عقدہ ، موفق بن احمد مکی خوارزمی اور حافظ ابن عساکر اپنی اپنی اسناد سے نقل کرتے ہیں کہ ؛ نبی اکرمؐ نے فرمایا ؛ علیؑ بن ابی طالبؑ کا حق اس امت پر ایسا ہے جیسا والد کا اپنی اولاد پر ہوتا ہے ۔

(۲۵)

رسولؐ کا بتایا ہوا حق؛

(۳۷)محدث ابن مردویہ بسند خود روایت کرتے ہیں کہ ؛ حضرت ابوذر غفاریؓ فرماتے ہیں کہ ؛ میں نبی اکرمؐ کو مولا علیؑ سے یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ؛ تم وہ پہلے شخص ہو جو قیامت کے دن مجھ سے مصافحہ کروگے اور تم ہی صدیق اکبر ہو ، اور تم ہی فاروق الاعظم ہو ، حق اور باطل میں فرق کرنے والے ہو اور تم مؤمنوں کے سردار ہو اور مال کفر کا سردار ہے ۔

(۳۸)حافظ ابن عقدہ روایت کرتے ہیں کہ ؛ (با الاختصار) ؛ حضرت ابو ایوبؓ نے فرمایا کہ ؛ اللہ کی قسم ! نبی اکرمؐ نے مولا علیؑ سے فرمایا ؛ علیؑ حق کے ساتھ ہے اور حق اس کے ساتھ ہے ، اور وہ میرے بعد امام اور خلیفہ ہے ، وہ تاویل قرآن پر قتال کرے گا جیسا ہم نے تنزیل قرآن پر قتال کیا اور اس کے دو بیٹے حسنؑ اور حسینؑ اس امت میں میرے دو پھول ہیں ، وہ دونوں امام ہیں چاہے قیام کریں چاہے خاموش رہیں اور ان کا باپؑ انؑ سے بھی بہتر ہے ۔

(۳۹)اخطب خوارزمی روایت لکھتے ہیں کہ ؛ نبی اکرمؐ نے مولا علیؑ سے فرمایا ؛ اور تو میری امت میں سب سے پہلے جنت میں داخل

ہو گا اور تیرے شیعہ نور کے منبروں پر ہونگے اور حق تمہاری زبان پر ، تمہارے دل پر ، اور تمہاری آنکھوں کے بیچ میں جھلک رہا ہو گا۔

(۴۰)حافظ ابو یعلیٰ ثقہ سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں کہ ؛ نبی اکرمؐ نے مولا علیؑ کے لیے فرمایا ؛ حق اس کے ساتھ ہے ، حق اس کے ساتھ ہے ۔

(۴۱)امام حاکم روایت نقل کرتے ہیں اور انہوں نے اسے امام مسلم کی شرط پر لکھا ہے ؛ نبی اکرمؐ نے فرمایا ؛ اللہ علیؑ پر رحم فرمائے ۔ اے اللہ حق کو اس طرف پھیر دے جدھر علیؑ پھر جائے ۔

(۴۲)ابن مردویہ اپنی سند سے یہ روایت نقل کرتے ہیں کہ ؛ نبی اکرمؐ نے مولا علیؑ سے فرمایا ؛ یا علی ! بے شک تو حق کے ساتھ ہے اور حق میرے بعد تمہارے ساتھ ہو گا ، تجھ سے محبت نہیں کرے گا سوائے مؤمن اور تجھ بغض نہیں رکھے گا سوائے منافق ۔

(۴۳)ابن مردویہ رقمطراز ہیں کہ ؛ جناب ابوذرؓ بیان فرماتے ہیں کہ ؛ میں نے نبی اکرمؐ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ؛ علیؑ حق کے ساتھ ہے اور حق علیؑ کے ساتھ ہے اور اس کی زبان پر جاری ہے ، اور حق اس طرف پھر جائے گا جس طرف علیؑ پھرے ۔

(۴۴)ابن مردویہ رقمطراز ہیں کہ ؛ جنابِ عائشہ بیان کرتیں ہیں کہ نبی اکرمؐ نے فرمایا ؛ حق علیؑ کے ساتھ ہے ؛ حق بھی علیؑ کے ساتھ اترے گا جہاں علیؑ اتریں گے ۔

(۴۵)ابن مردویہ بیان کرتے ہیں کہ ؛ جنابِ عائشہ بیان کرتیں ہیں کہ ؛ نبی اکرمؐ نے ارشاد فرمایا ؛ حق علیؑ کے ساتھ ہے اور علیؑ حق کے ساتھ ہے ، یہ دونوں کبھی جدا نہیں ہونگے حتیٰ کہ حوض کوثر پر میرے پاس پہنچ جائیں ۔

نبی اکرمؐ سے نسبت؛

(۴۶)امام ابن مردویہ اپنی سند کے ساتھ رویت نقل کرتے ہیں کہ ؛ نبی اکرمؐ نے فرمایا؛ علیؑ کی مجھ سے وہی مثال ہے جو سر کی بدن سے ہوتی ہے ۔

(۴۷)اخطب خوارزمی بسند خود روایت نقل کرتے ہیں کہ ؛ نبی اکرمؐ نے فرمایا؛ علیؑ کی مجھؐ سے وہی نسبت ہے جو میریؐ نسبت خدا سے ہے ۔

(۴۸)امام احمد بن حنبل ، امام زیدؒ بن علیؑ زین العابدین ، حافظ ابونعیم اصفہانی ، ابوالقاسم طبرانی ، حافظ ابویعلیٰ موصلی ، امام بخاری ، امام مسلم ، امام ترمذی ، امام ابن ماجہ ، امام نسائی ، امام بیہقی ، امام ابوداؤد طیالسی ، ابوبکر ابن ابی شیبہ ، امام عبد الرزاق بن ہمام ، امام حمیدی ، امام اسحاق بن راہویہ ، امام ابن ابی عاصم ، محدث حسین بن اسماعیل محاملی ، امام ابن حبان ، امام ابن عبد البر قرطبی نمیری ، امام ابن ابی حاتم ، امام حاکم نیشاپوری ، محمد بن سعد واقدی ، امام ابن عدی ، امام ابوجعفر

عقیلی ، امام عجلی ، ابوالشیخ ابن حیان ، امام دار قطنی ، مؤرخ خطیب بغدادی ، مفسر حاکم حسکانی ، حافظ ابن عساکر ، حافظ ابن اثیر جزری ، مؤرخ ابن نجار بغدادی ، مؤرخ بلاذری ، حافظ ابو بکر ابن مردویہ کبیر ، مؤرخ مفسر محدث ابو جعفر محمد بن جریر طبری ، حافظ ابن عقدہ کوفی ، حافظ ابن بطریق مغربی ، امام ابن مغازلی شافعی ، موفق بن احمد اخطب خوارزمی ، محدث کبیر ابراہیم حموینی جوینی ، ابن ہشام حمیری ، شمس الدین ابن جزری ، امام بغوی شافعی ، ابو بکر شیرازی ، عبداللہ بن احمد بن حنبل ، امام ابو عوانہ ، حافظ گنجی شافعی ، ابو الحسین کلابی اور ابو بکر بزار نے اپنی اپنی اسناد کے ساتھ اپنی مختلف کتابوں میں یہ روایت نقل کی ہے کہ ؛ نبی اکرمؐ نے مولا علیؑ سے فرمایا ؛ اے علیؑ تیری مجھؐ سے وہی نسبت ہے جو ہارونؑ کو موسیٰؑ سے تھی ، سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہوگا ۔

انبیاء علیہ السّلام سے نسبت؛

(۴۹)ابن مردویہ کبیر بسند خود روایت نقل کرتے ہیں کہ ؛ ایک دفعہ نبی اکرمؐ نے اپنے اصحاب کے درمیان فرمایا ؛ کیا میں تم کو دکھاؤں آدمؑ کو ان کے علم میں ، نوحؑ کو ان کے فہم میں اور ابراہیمؑ کو ان کی حکمت میں ؟

ابھی زیادہ دیر نہ گذری تھی کہ حضرت علیؑ نمودار ہوئے ۔

حضرت ابوبکر نے کہا ؛ اے اللہ کے رسولؐ ! کیا آپؐ نے ایک شخص کا تین رسولوں سے موازنہ کیا ؟ مبارک ہے ، مبارک ہے اس شخص کے لیے ، وہ کون ہے یا رسولؐ اللہ ؟

نبی اکرمؐ نے فرمایا ؛ کیا تم اس شخص کو نہیں جانتے اے ابوبکر ؟

حضرت ابوبکر نے کہا ؛ اللہ اور اس کا رسولؐ بہتر جانتے ہیں ۔

نبی اکرمؐ نے فرمایا ؛ وہ ابوالحسنؑ علیؑ بن ابی طالبؑ ہیں ۔

حضرت ابوبکر نے کہا ؛ مبارک ہو ، مبارک ہو اے ابوالحسنؑ ! آپؑ جیسا شخص کہاں ہوگا اے ابوالحسنؑ !

(۵۰)اخطب خوارزمی بسند خود نقل کرتے ہیں کہ ؛ نبی اکرمؐ نے فرمایا ؛ جو کوئی ارادہ کرے دیکھنے کا آدمؑ کو ان کے علم سمیت ، اور

نوحؑ کو ان کے فہم سمیت ، اور یحیٰؑ کو ان کے زہد سمیت ، اور موسیٰؑ کو ان کی سخت گرفت سمیت ، اسے چاہیے کہ وہ دیکھ لے علیؑ بن ابی طالبؑ کو۔

(۵۱)اخطب خوارزمی بسند خود نقل کرتے ہیں کہ ؛ نبی اکرمؐ نے فرمایا ؛ جو ارادہ کرے دیکھنے کا آدمؑ کو ان کے وقار میں اور موسیٰؑ کو ان کی ہیبت میں اور عیسیٰؑ کو ان کے زہد میں ، تو وہ اس آنے والے کو دیکھ لے۔

اور وہاں علیؑ بن ابی طالبؑ آ گئے۔

(۵۲)امام ابن مغازلی شافعی بسند خود رقمطراز ہیں کہ ؛ نبی اکرمؐ نے فرمایا ؛ جو کوئی بھی ارادہ کرے آدمؑ کے علم اور نوحؑ کی فقہ دیکھنے کا وہ علیؑ بن ابی طالبؑ کو دیکھ لے۔

(۵۳)امام گنجی شافعی بسند خود نقل کرتے ہیں کہ ؛ مولا علیؑ بیان کرتے ہیں کہ ؛ میںؑ ایک دن نبی اکرمؐ کے ساتھ مدینہ کی گلیوں میں پیدل چل رہا تھا۔جب ہم ایک کھجور کے درخت کے پاس سے گذرے تو اس درخت نے دوسرے درخت سے چیخ کر کہا ؛ یہ نبی

مصطفیؐ اور ان کے بھائی علی مرتضیٰؑ ہیں۔
پھر ہم آگے بڑھے تو دوسرے درخت نے تیسرے سے کہا؛ یہ موسیٰؑ اور ان کے بھائی ہارونؑ ہیں۔
پھر آگے تیسرے درخت نے چوتھے سے کہا؛ یہ نوحؑ اور ابراہیمؑ ہیں۔
پھر آگے چوتھے درخت نے پانچویں سے کہا؛ یہ محمدؐ نبیوںؑ کے سردار ہیں اور یہ علیؑ وصیوںؑ کے سردار ہیں۔
پس نبی اکرمؐ نے تبسم فرمایا اور ارشاد فرمایا؛ مدینہ کے کھجور کے درختوں کو چیخنے چلانے والے درخت (یعنی صیحانی) کا نام دیا گیا ہے کیونکہ یہ میرےؐ اور علیؑ کے فضائل کو چیخ چیخ کر بیان کررہے ہیں۔

(۵۴)حافظ ابن عقدہ بسند معتبر روایت نقل کرتے ہیں کہ؛ نبی اکرمؐ نے مولا علیؑ سے فرمایا؛ اے علیؑ! تیریؑ مجھؐ سے وہی نسبت ہے جو ہبۃ اللہؑ کی نسبت آدمؑ سے، اور سامؑ کی نسبت نوحؑ سے، اور اسحٰقؑ کی نسبت ابراہیمؑ سے، اور ہارونؑ کی نسبت موسیٰؑ سے، اور شمعونؑ کی نسبت عیسیٰؑ سے تھی، سوائے اس کے کہ میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے۔

(۵۵)امام احمد بن حنبل رقمطراز ہیں کہ ؛ نبی اکرمؐ نے فرمایا ؛ یا علیؑ ! بے شک تمہارے لیے جنت میں خزانے ہیں اور تم اس کے ذو القرنین ہو ۔

(۵۶)اخطب خوارزمی بسند خود روایت نقل کرتے ہیں کہ ؛ (با الاختصار) ؛ جناب ابن عباسؓ نے فرمایا ؛ علیؑ اس امت میں ذو القرنینؑ کی مثال ہیں ۔

(۵۷)ابن مردویہ کبیر بسند خود نقل کرتے ہیں کہ ؛ نبی اکرمؐ نے فرمایا ؛ یا علیؑ ! تیری مثال عیسیٰؑ جیسی ہے ، ایک گروہ حد سے زیادہ محبت کی وجہ سے ہلاک ہوا (یعنی غالی اور نصیری) اور ایک گروہ ان سے بغض رکھنے کی وجہ سے ہلاک ہوا ۔
(یہ سن کر) منافقوں نے کہا ؛ کیا آپؐ علیؑ کے لیے صرف عیسیٰؑ کی مثال پر خوش ہوتے ہیں ؟
تب یہ آیت کریمہ نازل ہوئی " ولما ضرب ابن مریم مثلا اذا قومک منہ یصدون " ترجمہ " جب مریمؑ کے بیٹےؑ کی مثال بیان کی گئی تو تمہاری قوم شور مچانے لگی " ۔

(۵۸)امام بخاری اپنی مشہور و معروف کتاب "تاریخ کبیر" میں بسند خود روایت نقل کرتے ہیں کہ ؛ نبی اکرمؐ نے فرمایا ؛ یا علیؑ ! تیری مثال عیسیٰؑ جیسی ہے ، یہودیوں نے ان سے بغض رکھا حتیٰ کہ انؑ کی والدہ ماجدہؑ پر بہتان لگادیا اور نصاریٰ نے ان سے محبت کی حتیٰ کہ ان کو اس منزل پر لے گئے جو ان کے لیے نہیں تھی ۔

کعبہ سے نسبت؛

(۵۹)امام ابن مغازلی شافعی بسند خود رقمطراز ہیں کہ ؛ نبی اکرمؐ نے فرمایا ؛ علیؑ اس امت میں کعبے کی مثال ہے ۔

قرآن سے نسبت؛

(۶۰)ابوالقاسم طبرانی بسند خود رقم طراز ہیں کہ ؛ نبی اکرمؐ نے فرمایا ؛ علیؑ قرآن کے ساتھ ہے اور قرآن علیؑ کے ساتھ ہے ، یہ دونوں جدا نہ ہونگے حتیٰ کہ میرے پاس حوض پر آجائیں ۔

(۳۵)

عبادت سے نسبت؛

(۶۱)حافظ ابو نعیم اصفہانی بسند خود روایت کرتے ہیں کہ ؛
حضرت ابو عبداللہ جدلیؒ فرماتے ہیں کہ مجھ سے علیؑ بن ابی طالبؑ نے فرمایا؛ کیا میں تمہیں وہ نیکی نہ بتاؤں کہ جس کی وجہ سے اللہ عزوجل جنت میں داخل کرے گا اور وہ برائی کہ جس کی وجہ سے اللہ عزوجل جہنم میں جھونک دے گا اور کوئی بھی عمل قابل قبول نہ ہو گا ؟
میں نے کہا ؛ جی ہاں (ضرور بتایئے) ۔
مولا علیؑ نے فرمایا ؛ اے ابو عبداللہ ! نیکی ، ہمارے ساتھ محبت کرنا ہے اور برائی ہمارے ساتھ بغض رکھنا ہے ۔

(۶۲)امام حاکم بسند معتبر روایت نقل کرتے ہیں کہ ؛ نبی اکرمؐ نے فرمایا؛ علیؑ کا چہرہ دیکھنا عبادت ہے ۔

(۶۳)امام ابن مردویہ رقمطراز ہیں کہ ؛ نبی اکرمؐ نے فرمایا ؛ علیؑ کا ذکر کرنا عبادت ہے ۔

اولیِ الامر سے نسبت؛

(۶۴)ابن مردویہ رقمطراز ہیں کہ ؛ مولا علیؑ نے یہ آیت " اطیعوا اللہ و اطیعوا الرسول و اولی الامر منکم " کی تلاوت فرمائی اور ارشاد فرمایا؛ میں بھی ان میں سے ہوں۔

نوح علیہ السلام کی کَشتی سے نسبت؛

(۶۵)امام حاکم نیشاپوری بسند صحیح ، شرط مسلم روایت نقل کرتے ہیں کہ ؛ نبی اکرمؐ نے فرمایا؛ میرے اہل بیتؑ کشتی نوحؑ کی مثال ہیں ، جو اس پر سوار ہوا وہ نجات پاگیا اور جو پیچھے رہا وہ غرق ہوا۔

(۶۶)ابن مردویہ رقمطراز ہیں کہ ؛ مولا علیؑ نے فرمایا؛ اللہ کی قسم ! ہماری مثال اس امت میں ایسی ہے جیسی قوم نوح میں کشتی نوحؑ کی تھی۔

باب حطہ سے نسبت؛

(۶۷)ابن مردویہ رقمطراز ہیں کہ ؛ مولا علیؑ نے فرمایا ؛ اللہ کی قسم ! ہماری مثال اس امت میں بنی اسرائیل کے باب حطہ جیسی ہے ۔ [۴۳]

امت محمدؐیہ کا بہترین بشر؛

(۶۸)امام احمد بن حنبل اپنی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں کہ ؛ حضرت ابوزبیر تابعی نے حضرت جابرؓ سے پوچھا ؛ آپؓ میں علیؑ کا مقام کیسا ہے ؟
جناب جابرؓ نے فرمایا ؛ وہ تو ہمارے (یعنی صحابہ کرام) اندر " خیر البشر " یعنی " بہترین بشر " تھے ، ہم منافقین کو نہیں پہچانتے تھے سوائے علیؑ کے بغض سے ۔

(۶۹)ابن مردویہ کبیر اپنی سند کے ساتھ رقمطراز ہیں کہ ؛ نبی اکرمؐ نے فرمایا ؛ علیؑ بہترین بشر ہے ، جو اس کا انکار کرے وہ کافر ہے !!!

امت محمدیہؐ کا قاری قرآن؛

(۷۰)ابوالقاسم طبرانی بسند خود روایت نقل کرتے ہیں کہ ؛ عبداللہ بن مسعودؓ نے فرمایا ؛ میں نے نبی اکرمؐ سے ستر سورتیں یاد کیں اور مکمل قرآن ، بہترین انسان علیؑ بن ابی طالبؑ سے یاد کیا ۔

(۷۱)امام ابن سعد کاتب واقدی بسند خود یہ روایت نقل کرتے ہیں کہ ؛ مولا علیؑ نے فرمایا ؛ خدا کی قسم ! کوئی آیت نازل نہیں ہوئی سوائے اس کے کہ مجھے اس کا علم ہے کہ وہ کس لیے نازل ہوئی اور کب نازل ہوئی اور کس کے متعلق نازل ہوئی ، اللہ عزوجل نے مجھے قلب سلیم ، عقل اور زبان ناطق عطا فرمائی ہے ۔

(۷۲)حافظ ابونعیم اصفہانی بسند خود روایت نقل کرتے ہیں کہ ؛
حضرت ابن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ قرآن مجید سات حرفوں پر نازل ہوا ہے ، اور ان میں سے ایک حرف بھی ایسا نہیں جس کے ظاہر اور باطن نہ ہوں اور علیؑ بن ابی طالبؑ کے پاس ظاہر اور باطن دونوں کا علم ہے ۔

امت محمدؐیہ میں حدیث ثقلین؛

(۷۳)امام احمد بن حنبل ، امام مسلم ، امام نسائی ، امام ابن خذیمہ ، امام حاکم نیشاپوری ، امام بیہقی ، امام دارمی ، امام ترمذی ، ابوالقاسم طبرانی ، حافظ ابونعیم اصفہانی ، حافظ ابن عقدہ ، حافظ ابن عساکر دمشقی ، حافظ ابن جعد جوہری ، حافظ ابوبکر ابن ابی شیبہ ، مفسر حاکم حسکانی ، امام ابن مغازلی شافعی ، حافظ ابویعلیٰ موصلی ، حافظ ابن اعرابی ، امام بغوی ، محدث ابراہیم جوینی ، امام گنجی شافعی ، امام ابوبکر بزار ، اور دیگر بہت سے محدثین اور ناقلین نے اپنی اپنی اسناد سے یہ روایت نقل فرمائی ہے کہ ؛ حضرت زید بن ارقمؓ نے فرمایا؛ ایک دن نبی اکرمؐ پانی کے ایک مقام جسے خم کہا جاتا ہے وہاں پر ہمیں خطبہ دینے کے لیے کھڑے ہوئے ۔ آپؐ نے اللہ عزوجل کی حمد و ثنا بیان کی اور ہمیں وعظ و نصیحت فرمائی ۔

پھر ارشاد فرمایا ؛ اما بعد . بلاشبہ میں بھی ایک انسان ہی ہوں ، قریب ہے کہ میرے پاس میرے رب کا قاصد (یعنی موت کا فرشتہ) آجائے تو میں اس کی بات مان لوں اور بیشک میں تمہارے درمیان دو نہایت اہم اور قیمتی چیزیں چھوڑ کر جارہا ہوں ، ان میں سے پہلی اللہ کی کتاب ہے اس میں ہدایت اور نور ہے ، جس شخص

نے اسے تھام لیا اور اس پر عمل پیرا رہا تو وہ ہدایت یافتہ ہوگیا اور جس نے اسے ترک کر دیا اور اس پر عمل بھی نہ کیا وہ گمراہ ہوگیا۔

دوسری چیز میرے اہل بیتؑ ہیں ، میں تمہیں اپنے اہل بیتؑ کے بارے میں اللہ کا خوف دلاتا ہوں ، میں تمہیں اپنے اہل بیتؑ کے بارے میں اللہ کا خوف دلاتا ہوں ، میں تمہیں اپنے اہل بیتؑ کے بارے میں اللہ کا خوف دلاتا ہوں ۔

(۴۷)ابوالقاسم طبرانی بسند خود روایت نقل کرتے ہیں کہ ؛

نبی اکرمؐ نے ارشاد فرمایا ؛ اے انسانو ! میں اپنے بعد تمہارے لیے دو حاکم چھوڑے جارہا ہوں ، اگر ان دونوں کو پکڑے رکھا تو کبھی گمراہ نہ ہوگے ، پہلی چیز دوسری سے بڑی ہے ۔ پہلی چیز اللہ کی کتاب ہے ، یہ زمین و آسمان کے درمیان لٹکتی رسی ہے ، اور دوسری چیز میری اولادؑ و اہل بیتؑ ۔ یہ دونوں کبھی ایک دوسرے سے جدا نہ ہونگے حتیٰ کہ دونوں حوض پر آجائیں ۔

(۷۵)امام احمد بن حنبل اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کرتے ہیں کہ ؛ نبی اکرمؐ نے فرمایا ؛ میںؐ تمہارے درمیان دو خلیفے چھوڑے جارہا ہوں ، ایک اللہ کی کتاب جو زمین و آسمان کے درمیان لٹکتی رسی ہے اور دوسری میری اولادؑ و اہل بیتؑ ، اور یہ دونوں کبھی جدا نہ ہونگے حتیٰ کہ حوض پر اکٹھے آجائیں ۔

امت محمدیہؐ اور مضبوط رسی؛

(۷۶)حافظ ابن عقدہ بسند خود روایت نقل کرتے ہیں کہ ؛ امام علیؑ زین العابدین سے اللہ عزوجل کے اس قول " فقد استمسک بالعروۃ الوثقیٰ " ترجمہ (شاہ رفیع اللہ دہلوی) "پس تحقیق پکڑ رکھا اس نے کڑا مضبوط " کے متعلق فرماتے ہیں کہ ؛ مراد اہل بیتؑ سے مودت رکھنا ۔

(۷۷)حافظ ابن عقدہ باسند روایت نقل کرتے ہیں کہ ؛ امام محمدؑ باقرؑ نے " عروۃ الوثقیٰ " کے متعلق فرمایا ؛ آلؑ محمدؐ سے مودت ۔

(۷۸)مفسر حاکم حسکانی اپنی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں کہ ؛ نبی اکرمؐ نے فرمایا ؛ جو چاہے کہ نجات کی کشتی پر سوار ہو ، مضبوط کڑے کو پکڑے ہوئے ہو ، اور اللہ کی مضبوط رسی کو تھامے ہوئے ہو تو اسے چاہیئے کہ علیؑ سے محبت کرے اور اس کی اولاد سے ہونے والے ہادیانؑ سے بھی محبت کرے ۔

(۷۹)حافظ ابن عقدہ بسند خود روایت نقل کرتے ہیں کہ ؛ امام جعفرؑ صادق نے اللہ عزوجل کے اس قول " واعتصموا بحبل اللہ جمیعا " ترجمہ (شاہ رفیع اللہ محدث دہلوی) " اور محکم پکڑو ساتھ رسی اللہ تعالیٰ کی " کے متعلق فرمایا ؛ ہم ہی اللہ کی رسی ہیں !

(۸۰)مفسر حسکانی بسند خود روایت نقل کرتے ہیں کہ ؛ امام جعفرؑ صادق نے فرمایا ؛ ہم ہی اللہ کی وہ رسی جس کے متعلق اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا "اور محکم پکڑو ساتھ رسی اللہ تعالیٰ کی "۔
جس نے ولایۃ علیؑ بن ابی طالبؑ کو تھام لیا، اس نے نیکی کو تھام لیا، پس جس نے ولایۃ کو پکڑا وہ مؤمن ہے اور جس نے ترک کیا وہ ایمان سے نکل گیا۔

امت محمدیہؐ کا سب سے بڑا عالم؛

(۸۱)امام حاکم نیشاپوری اپنی سند کے ساتھ یہ رویت لکھتے ہیں جب کہ انہوں نے اسے صحیح الاسناد کہا ہے کہ ؛ نبی اکرمؐ نے فرمایا ؛ میںؐ علم کا شہر ہوں علیؑ اس کا دروازہ ہیں ، جو ارادہ کرے شہر کا وہ دروازے پر آئے ۔

(۸۲)ابن مردویہ اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کرتے ہیں کہ ؛ نبی اکرمؐ نے فرمایا ؛ میںؐ علم کا شہر ہوں اور علیؑ اس

کا دروازہ ہے ، پس جو گھر کا ارادہ کرے ، پہلے وہ دروازے پر آئے ۔

(۸۳)ابن مردویہ کبیر اپنی سند کے ساتھ رقمطراز ہیں کہ ؛ نبی اکرمؐ نے فرمایا ؛ میں حکمت کا گھر ہوں اور علیؑ اس کا دروازہ ہے ۔

(۸۴)حافظ ابن عقدہ اپنی سند کے ساتھ نقل کرتے ہیں کہ ؛ نبی اکرمؐ نے فرمایا ؛ میں حکمت کا شہر ہوں جو کہ بہشت ہے اور اے علیؑ تم اس کا دروازہ ہو ، کوئی بندہ بہشت میں کیسے داخل ہوسکتا ہے جب تک کہ وہ دروازے سے نہ داخل ہو ۔

(۸۵)ابن مردویہ کبیر اپنی سند کے ساتھ رقمطراز ہیں کہ ؛ سعید بن مسیبؒ فرماتے ہیں کہ ؛ میں نے علیؑ کے سوا نبی اکرمؐ کے کسی صحابی کو یہ فرماتے ہوئے نہیں سنا ؛ جو چاہے پوچھ لے ۔

(۸۶)مفسر حاکم حسکانی بسند خود روایت نقل کرتے ہیں کہ ؛ حضرت عبداللہ بن عمر فرماتے ہیں کہ ؛ اللہ عزوجل نے جو کچھ بھی محمدؐ پر نازل کیا ہے ، علیؑ سب انسانوں سے زیادہ اس کے جاننے والے ہیں ۔

(۸۷)مفسر حاکم حسکانی بسند خود روایت نقل کرتے ہیں کہ ؛ عبدالملک بن ابی سلیمان نے امام عطاءؒ سے پوچھا ؛ کیا آپ نبی اکرمؐ کے کسی ایسے صحابی کو جانتے ہیں کہ جو حضرت علیؑ سے زیادہ عالم ہو ؟

امام عطاء نے فرمایا؛ نہیں ! اللہ کی قسم ! میں نہیں جانتا۔

(۸۸)ابن مردویہ کبیر رقمطراز ہیں کہ ؛ نبی اکرمؐ نے فرمایا؛ علیؑ بن ابی طالبؑ لوگوں میں سب سے زیادہ اللہ کو پہچاننے والے ہیں ، محبت و تعظیم کے لحاظ سے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ کے اقرار کرنے والوں میں ۔

(۸۹)امام شیرویہ بن شہردار دیلمی اپنی سند کے ساتھ رقمطراز ہیں کہ ؛ نبی اکرمؐ نے فرمایا؛ میرے بعد امت میں سب سے بڑے عالم علیؑ ہیں ۔

(۹۰)ابوالقاسم طبرانی اپنی سند کے ساتھ رقمطراز ہیں کہ ؛ نبی اکرمؐ نے سیدہ فاطمہؑ سے ارشاد فرمایا؛ میں نے آپؑ کی شادی ایسے صحابی (یعنی علیؑ بن ابی طالبؑ) سے کی ہے جو سب سے پہلے اسلام لائے تھے ، ان کے پاس علم بھی زیادہ ہے اور بردباری بھی بڑی ہے ۔

(۹۱)شیرویہ بن شہردار دیلمی روایت نقل کرتے ہیں کہ ؛ نبی اکرمؐ نے فرمایا ؛ علیؑ میرے علم کا دروازہ ہے ، میرے بعد میری شریعت کو لوگوں کے لیے کھول کر بیان کرنے والے ہیں ، انکی محبت ایمان ہے ان سے بغض نفاق ہے ، انکی طرف دیکھنا شفقت ہے ۔

(۹۲)اخطب خوارزمی اپنی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں کہ ؛ حضرت ابن عباسؓ نے فرمایا ؛ علم کے چھ حصے ہیں ، جن میں سے پانچ حصے حضرت علیؑ کے پاس اور ایک حصہ باقی تمام لوگوں کے پاس ہے جب کہ اس ایک حصہ میں بھی مولا علیؑ ہمارے شریک ہیں ، اس لیے وہ ہم تمام لوگوں سے زیادہ عالم ہیں ۔

(۹۳)مفسر حاکم حسکانی اپنی اسناد سے یہ روایت نقل کرتے ہیں کہ ؛ جناب ابو سعید خدریؓ بیان فرماتے ہیں کہ ؛ میں نے نبی اکرمؐ سے اللہ عزوجل کے اس قول " ومن عندہ علم الکتاب " ترجمہ (شاہ رفیع اللہ محدث دہلوی) " وہ شخص کہ پاس اس کے ہے علم کتاب کا " کے متعلق پوچھا تو آپؐ نے فرمایا ؛ وہ میرا بھائی علیؑ بن ابی طالبؑ ہے ۔

شیعہ کا رتبہ؛

(۹۴)مفسر حاکم حسکانی اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کرتے ہیں کہ ؛ حضرت زید بن اسلم نے اللہ عزوجل کے اس قول " صراط الذین انعمت علیھم " ترجمہ (شاہ رفیع اللہ محدث دہلوی) " راہ ان لوگوں کی کہ نعمت کی ہے تونے اوپر ان کے " کے متعلق فرمایا ؛ اس سے مراد نبی اکرمؐ اور ان کے وفادار ، علیؑ بن ابی طالبؑ اور ان کے شیعہ ہیں ۔

(۹۵)ابن مردویہ کبیر نے اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کی ہے کہ ؛ مولا علیؑ نے فرمایا ؛ یہ امت تہتر (۷۳) فرقوں میں بٹ جائے گی ، ان میں سے بہتر (۷۲) فرقے جہنم میں اور ایک فرقہ جنت میں جائیگا اور یہ وہی فرقہ ہے جس کے متعلق اللہ عزوجل نے فرمایا ہے " وممن خلقنا امۃ یھدون بالحق وبہ یعدلون " ترجمہ (شاہ رفیع اللہ محدث دہلوی) " اور جن لوگوں سے کہ پیدا کیا ہے ہم نے ایک جماعت سے کہ راہ دکھاتے ہیں ساتھ حق کے اور ساتھ اسی کے عدل کرتے ہیں "۔ اور وہ (فرقہ) میںؑ اور میرے شیعہ ہیں ۔

(۹۶)حافظ ابن عساکر اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کرتے ہیں کہ ؛ نبی اکرمؐ نے فرمایا ؛ علیؑ اور اس کے شیعہؓ ہی قیامت کے دن کامیاب ہونگے ۔

(۹۷)اخطب خوارزمی موفق بن احمد کہتے ہیں کہ مجھے خبر دی شہر دار دیلمی نے ، کہ مجھے خبر دی عبدوس نے ، کہ مجھ سے حدیث بیان کی شیخ ابوالفرج احمد بن سہل نے ، کہ مجھ سے حدیث بیان کی ابولعباس احمد بن ابراہیم بن ترکان نے ، کہ مجھ سے بغداد میں حدیث بیان کی ابوالقاسم زکریا بن ہانی نے ، کہ مجھ سے حدیث بیان کی محمد بن زکریا غلابی نے ، کہ مجھ سے حدیث بیان کی حسن بن موسیٰ بن محمد بن عباد جزار نے ، کہ مجھ سے حدیث بیان کی عبدالرحمٰن بن قاسم ہمدانی نے ، کہ مجھ سے حدیث بیان کی ابوحاتم محمد بن محمد طالقانی ابومسلم نے امام حسن عسکریؑ خالص سے انہوں نے اپنے بابا امام علی نقیؑ ناصح سے انہوں نے اپنے بابا امام محمد تقیؑ معتبر سے انہوں نے اپنے بابا امام علی الرضاؑ سے انہوں نے اپنے بابا امام موسیٰ کاظمؑ امین سے انہوں نے اپنے بابا امام جعفر صادقؑ سے انہوں نے اپنے بابا امام محمد باقرؑ سے انہوں نے اپنے بابا امام علی زین العابدینؑ پاک سے انہوں نے اپنے بابا امام نیک حسین شہیدؑ سے انہوں نے اپنے

بابا امام علی مرتضیٰؑ سے انہوں نے فرمایا کہ محمد مصطفیٰؐ امین سید الاولین و الآخرین نے مجھ سے فرمایا ؛ اے ابو الحسن ! سورج سے کلام کرو وہ بھی تم سے بات کرے گا !

مولا علیؑ نے فرمایا ؛ میرا سلام لے اے اللہ کے فرمانبردار بندے !

پس سورج نے کہا ؛ آپؑ پر بھی سلام ہو اے امیرالمؤمنینؑ ، اور امام المتقینؑ اور روشن اعضاء والوں کے قائدؑ ۔

اے علیؑ ! تم اور تمہارے شیعہ جنتی ہیں ۔

اے علیؑ ! (قیامت کے دن) جس کے لیے سب سے پہلے زمین شگافتہ ہوگی وہ محمدؐ اور آپؑ ہیں ۔

اور سب سے پہلے جناب محمدؐ کے بعد آپؑ کو زندہ کیا جائے گا ۔

اور حضرت محمدؐ کے بعد سب سے زیادہ شرف و بزرگی آپؑ کو عطا کی جائے گی ۔

(۹۸)امام احمد بن حنبل اپنی سند کے ساتھ روایت نقل کرتے ہیں کہ ؛ نبی اکرمؐ نے ارشاد فرمایا ؛ یا علیؑ ! تجھے خوشخبری ہو کہ تو اور تیرے ساتھی اور تیرے شیعہ جنتی ہیں ۔

(۹۹)اخطب خوارزمی اپنی سند کے ساتھ یہ روایت نقل کرتے ہیں کہ ؛ نبی اکرمؐ نے فرمایا ؛ یا علیؑ ! میری امت میں تیری مثال عیسیٰؑ کی سی ہے ، جن کے معاملے میں ان کی قوم تین فرقوں میں تقسیم

ہوگئی ؛
(۱)ان میں سے ایک فرقہ مؤمنوں کا تھا جو حواریوں پر مشتمل تھا ،
(۲)دوسرا فرقہ عیسیٰ کے دشمنوں کا تھا جو یہودی تھے ،
(۳)اور تیسرا گروہ غالیوں کا تھا جو (عیسیٰؑ کو خدا یا خدا کا بیٹا کہنے کی وجہ سے) ایمان سے خارج ہوگئے تھے ۔
بے شک میری امت بھی تیرے بارے میں تین فرقوں میں بٹ جائے گی ؛
(۱)پہلا گروہ تیرے شیعوں کا ہوگا اور یہی مؤمن ہونگے ،
(۲)دوسرا فرقہ تیرے دشمنوں کا ہوگا اور وہ جو شک کرنے والے ہونگے ،
(۳)اور تیسرا گروہ جو غالیوں کا ہوگا جو جاہد و کافر ہونگے ۔
یا علیؑ ! تو اور تیر شیعہ اور تیرے شیعوں کے محبین جنت میں ہونگے اور تیرے دشمن اور تیری محبت میں حد سے بڑھ جانے والے غالی جہنم میں جائینگے !

(۱۰۰)(آخری حدیث پاک) امام طبرانی بسند معتبر یہ روایت نقل کرتے ہیں کہ ؛ نبی اکرمؐ نے مولا علیؑ سے فرمایا ؛ اے علیؑ ! تو اور تیرے شیعہ اللہ عزوجل کی بارگاہ میں آئینگے کہ اللہ ان سے راضی وہ اللہ سے راضی ہونگے اور تیرے دشمن ناراض اور گردنوں سے

ہاتھ بندھے ہوئے آئینگے ۔۔۔۔

سبحان اللہ ثم سبحان اللہ

شکر الحمدللہ رب العالمین۔

والصلاۃ والسلام علیٰ سید الانبیاء و المرسلین۔

والصلاۃ والسلام علیٰ سید الاوصیاء والمؤمنین۔

والصلاۃ والسلام علیٰ سیدۃ النساء العالمین۔

والصلاة والسلام علی حسن

سید الصالحین

والصلاة والسلام علی حسین

سید الشہداء والمظلومین

والصلاة والسلام علی علی

سید الساجدین والزین

العابدین

والصلاة والسلام علی محمد باقرِ امام

المجتہدین

والصلاۃ والسلام علی جعفر بن

محمد اشرف الصادقین

والصلاۃ والسلام علی موسیٰ کاظم

المظلومین

والصلاۃ والسلام علی علی رضا

امام راضیین

والصلاۃ السلام علی تقی زینۃ

المعصومین

والصلاۃ والسلام علی نقی عاشر

الوارثین

والصلاۃ والسلام علی حسن

امام العسکریین

والصلاۃ والسلام علی امام زمانہ

ابوالقاسم حجت بن حسن

قائم المعصومین والمظلومین

والصلاۃ والسلام علی ائمہ اثنی عشر

طیبین الطاہرین

اللھم صل علی محمد وآل محمد وعجل

فرجھم

اللہ عزوجل کی مدد واستمداد سے، محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنا آخری رسول جانتے ہوئے اور علی مرتضیٰ علیہ السلام کو اپنا امام اور برحق خلیفہ مانتے ہوئے اپنی مقصد میں کامیاب رہا اور امام زمانہ علیہ السلام کے حضور ھدیہ پیش کرتا ہوں۔

وقت۔a.m12:30

تاریخ۔02-01-2020

بمقام۔VillageMirpurBhutto,

.Dist.Larkana,Sindh

احقر منتظر مہدی

امامی

دوسرا حصہ
اسماء الرجال
مکمل حوالہ جات

حدیث (۱)؛تفسیر شواھدالتنزیل طبع بیروت لبنان ج ۱ ،ص ۵۸ ،ح ۸۸۔

حدیث (۲)؛تفسیر شواھدالتنزیل ج ۱ ،ص ۵۷ ، ح ۸۶۔تفسیر ثعلبی ج ۱ ،ص ۱۲۰۔

حدیث (۳)؛مناقب علی علیہ السلام للخوارزمی طبع قم مشرف ص ۱۱۲۔مناقب علی علیہ السلام لابن مردویہ طبع قم ص ۱۰۲ ،ح ۱۰۶ ،۱۰۷۔

حدیث (۴)؛ مناقب ابن مردویہ ص ۲۲۶، ح ۴۰۵، ۴۰۶۔ مستدرک علی الصحیحین طبع بیروت لبنان ج ۳، ص ۱۲۹۔ تفسیر جامع البیان المشہور بہ تفسیر ابن جریر طبری طبع دار الفکر بیروت لبنان ج ۱۳، ص ۱۴۲۔ تفسیر ابن ابی حاتم رازی طبع مکۃ المکرمہ ص ۲۲۲۵۔ تفسیر ثعلبی ج ۵ ص ۲۷۲۔ تفسیر شواھد التنزیل ج ۱ ص ۲۹۳ تا ۳۰۳، ح ۳۹۸ تا ۴۱۶۔ تفسیر ابن کثیر طبع دار المعرفۃ بیروت لبنان ج ۲، ص ۵۲۰۔ فضائل امیر المؤمنین لابن عقدہ کوفی طبع قم ایران ص ۱۹۴، ح ۱۹۴۔

حدیث (۵)؛ صحیح مسلم طبعۃ دار الفکر بیروت لبنان ج ۶ ص ۳۔ سنن ابو داؤد طبعۃ دار الفکر بیروت ج ۲، ص ۳۰۹، ح ۴۲۸۰۔ اور بھی بہت

سی کتابوں میں یہ حدیث مبارکہ پائی جاتی لیکن اہل سنت کے لیے صحاح ستہ کی دو کتابوں کے حوالے کافی ہیں۔

حدیث (٦)؛ حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء طبعۃ دار الفکر بیروت لبنان ج ا، ص ٨٦۔ کنز العمال فی سنن الاقوال و الافعال طبعۃ مؤسسۃ الرسالہ بیروت لبنان ج ۱۲، ص ۱۰۳، ح ۳۴۱۹۸۔

حدیث (۷)؛ فرائد السمطین ج ا، ص ۱۴۱، ح ۱۰۴۔ حلیۃ الاولیاء ج ا، ص ٦٦۔ مناقب ابن مردویہ ص ٦٠، ح ۲۷۔ کنز العمال ج ۱۱، ص ٦۱۹، ح ۳۳۰۰۹۔

حدیث (۸)؛فرائدالسمطین ج ۱،ص ۱۳۷،ح ۱۰۱۔ینابیع المودۃمفتی قندوزی حنفی طبعۃقم مقدس ج ۱،ص ۴۰۹۔

حدیث (۹)؛مناقب ابن مردویہ ص ۲۱۳،ح ۲۹۵۔

حدیث (۱۰)؛فرائدالسمطین ج ۲،ص ۱۳۲، ح ۴۳۰، ۴۳۱۔

حدیث (۱۱)؛فضائل امیر المؤمنین علیہ السلام لابن عقدہ ص ۱۵۴۔

حدیث (۱۲)؛فرائدالسمطین ج ۲،ص ۱۳۹۔

حدیث(۱۳)؛فرائدالسمطین ج ۲،ص ۱۳۴۔

حدیث(۱۴)؛فرائدالسمطین ج ۲،ص ۱۳۷۔

حدیث(۱۵)؛مناقب ابن مردویہ ص ٦٧،ح ۴۰۔

حدیث(۱٦)؛الکامل فی ضعفاءالرجال طبعة دارالفکر بیروت لبنان ج ٦،ص ۸۳،ح ۱٦۱٦۔ حلیةالاولیاء ج ٧،ص ۲۵٦۔مناقب ابن مردویہ ص ۱۰۰،ح ۱۰۲۔تاریخ ابن عساکر المعروف بہ تاریخ مدینة دمشق طبعة دارالفکر بیروت لبنان ج ۵٦،ص ۳٧۔فضائل صحابہ لاحمد بن حنبل طبعة مؤسسه الرسالہ بیروت لبنان ج ۲،ص ٦٢۸،ح ۱۱۴۰۔مناقب علی علیہ السلام لابن مغازلی

شافعی طبعة دار الآثار یمن ص ۱۴۷، ح ۱۳۴۔ تاریخ بغداد طبعة دار الکتب علمیه بیروت لبنان ج۷، ص ۳۹۸۔

حدیث (۱۷)؛ مستدرک علَی الصحیحین طبعة دار المعرفة بیروت لبنان ج۳، ص ۱۲۸۔ مناقب خوارزمی ص ۳۲۷، ح ۳۳۷۔ تاریخ بغداد ج۴، ص ۲۶۱۔

حدیث (۱۸)؛ معجم الاوسط طبرانی طبعة دار الحرمین مکة المکرمة ج۲، ص ۱۲۷۔ حلیة الاولیاء ج۱، ص ۶۳، ج۵، ص ۳۸۔ مستدرک علی الصحیحین ج۳، ص ۱۲۴۔ مناقب ابن مغازلی ص ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ح ۲۵۷،

۲۵۸، ۲۵۹۔مناقب اسد الغالب علی علیہ السلام بن ابی طالب علیہ السلام لابن جزری ص ۲۳، ح ۱۷، ۱۸، ۱۹۔

حدیث (۱۹): فضائل ابن عقدہ کوفی ص ۱۷۔ مناقب ابن مردویہ ص ۶۵، ح ۳۴۔مناقب ابن مغازلی ص ۱۱۹، ح ۹۳۔

حدیث (۲۰): مناقب ابن مردویہ ص ۵۵، ح ۱۳۔فضائل ابن عقدہ ص ۱۳۔

حدیث (۲۱): مناقب ابن مردویہ ص ۵۶، ح ۱۵۔

حدیث (۲۲)؛ فضائل ابن عقدہ ص ۱۴۔

حدیث (۲۳)؛ مناقب خوارزمی ص ۱۱۴، ح ۱۲۴۔ مناقب ابن مردویہ ص ۱۲۳، ح ۱۵۵۔ معجم الکبیر ج ۱۰، ص ۶۷، ۶۸، ح ۹۹۶۹، ۹۹۷۰۔ فرائد السمطین ج ۱، ص ۲۶۷، ۲۷۳، ح ۲۰۹، ۲۱۲۔ ضعفاء الکبیر عقیلی ج ۴ ص ۲۷، ح ۱۸۰۰۔

حدیث (۲۴)؛ مناقب ابن مغازلی ص ۲۶۱، ح ۲۳۸۔ مناقب خوارزمی ص ۸۵، ح ۷۴۔

حدیث (۲۵)؛ فضائل الصحابہ ج ۲، ص ۶۱۵، ح ۱۰۵۲۔

حدیث (۲۶)؛مناقب ابن مردویہ ص ۱۰۳،ح ۱۱۰۔

حدیث(۲۷)؛حدیث (۱۶)کی طرف رجوع کیا جائے۔

حدیث (۲۸)؛فضائل صحابہ ج ۲،ص ۶۷۸، ح ۱۱۵۸۔مناقب ابن مردویہ ص ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۹۳،ح ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۶۰۔ تفسیر شواهد التنزیل ج ۱،ص ۳۶۸تا ۳۷۴۔

حدیث (۲۹)؛صحیح ترمذی طبعة دار الفکر بیروت لبنان ج ۵،ص ۳۰۰،ح ۳۸۰۴۔ صحیح مستدرک ج ۳،ص ۱۴ ۱۔الاستیعاب

لابن عبدالبر ج ۳، ص ۱۰۹۹ ۔

حدیث (۳۰)؛ فضائل ابن عقدہ ص ۵۴ ۔

حدیث (۳۱)؛ صحیح مستدرک ج ۳ص ۱۲۱، ۱۲۸ ۔

حدیث (۳۲)؛ مناقب خوارزمی ص ۳۱۸، ۳۴۱، ح ۳۲۰، ۳۶۰ ۔ینابیع المودۃ ج ۱، ص ۴۹ ۔

حدیث (۳۳)؛ شواھدالتنزیل ج ۱، ص ۹۲، ح ۱۲۹ ۔

حدیث (۳۴)؛ فضائل ابن عقدہ ص ۱۳۵ ۔

حدیث (۳۵)؛شواھد التنزیل ج ۱، ص ۵۸، ح ۸۹۔

حدیث (۳۶)؛مناقب ابن مردویہ ص ۱۸۰، ح ۲۴۲۔مناقب خوارزمی ص ۳۱۰، ح ۳۰۶۔مناقب ابن مغازلی ص ۹۸، ح ۷۰۔فضائل امیر المؤمنین علیہ السلام ص ۷۷۔تاریخ ابن عساکر ج ۴۲، ص ۳۰۷، ۳۰۸۔

حدیث (۳۷)؛مناقب ابن مردویہ ص ۶۵، ۶۶، ح ۳۵ تا ۳۸۔مجمع الزوائد ج ۹، ص ۱۰۲۔کنز العمال ج ۱۱، ص ۶۱۶، ح ۳۲۹۹۰۔معجم کبیر ج ۶، ص ۲۶۹۔کامل لابن عدی ج ۴، ص ۲۲۹۔تاریخ ابن عساکر ج ۴۲، ص ۴۱، ۴۲، ۴۳۔فضائل امیر المؤمنین علیہ السلام ص ۱۹، ۲۰۔مناقب خوارزمی بالاختصار ص ۱۰۵۔

حدیث (۳۸)؛ فضائل ابن عقدہ ص ۱۶۸۔

حدیث (۳۹)؛ مناقب خوارزمی ص ۱۵۹، ح ۱۸۸۔

حدیث (۴۰)؛ مسند ابو یعلیٰ موصلی ج ۲، ص ۳۱۸، ح ۱۰۵۲۔ مجمع الزوائد ج ۷، ص ۲۳۵۔ مناقب ابن مردویہ ص ۱۱۴، ح ۱۳۲۔

حدیث (۴۱)؛ صحیح مستدرک ج ۳، ص ۱۲۴۔ مناقب ابن مردویہ ص ۱۱۴، ص ۱۳۵۔

حدیث (۴۲)؛ مناقب ابن مردویہ ص ۱۱۵، ح ۱۳۸۔

حدیث (۴۳)؛ مناقب ابن مردویہ ص ۱۱۵، ح ۱۳۶۔

حدیث (۴۴)؛ مناقب ابن مردویہ ص ۱۱۵، ح ۱۳۷۔

حدیث (۴۵)، مناقب ابن مردویہ ص ۱۱۵، ح ۱۴۰۔

حدیث (۴۶)، مناقب ابن مردویہ ص ۱۰۷، ح ۱۱۸، ۱۱۹۔ مناقب خوارزمی ص ۱۴۴، ۱۴۸، ح ۱۶۷، ۱۷۴۔ تاریخ بغداد ج ۷، ص ۱۲۔ مناقب ابن مغازلی ص ۱۴۸، ۱۴۹، ح ۱۳۵، ۱۳۶۔ جامع الصغیر ج ۲، ص ۱۷۷، ح ۵۵۹۶۔ کنز العمال ج ۱۱، ص ۶۰۳، ح ۲۳۹۱۴۔ مسند فردوس دیلمی ج ۳، ص ۶۲، ح ۴۱۷۴۔

حدیث (۴۷)، مناقب خوارزمی ص ۲۹۷، ح ۲۹۲۔

حدیث (۴۸)؛ فضائل صحابہ لاحمد بن
حنبل ج ۲، ص ۵۶۶ تا ۵۶۹، ۵۹۲،
۵۹۸، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۳۳، ۶۳۸، ۶۴۲،
۶۴۳، ۶۶۳، ۶۶۶، ۶۷۰، ۶۷۵، ۶۸۲،
ح ۹۵۴، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۶۰، ۱۰۰۵،
۱۰۰۶، ۱۰۲۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۵،
۱۰۷۹، ۱۰۸۵، ۱۰۹۱، ۱۰۹۳،
۱۱۳۱، ۱۱۳۷، ۱۱۴۳، ۱۱۵۳،
۱۱۶۸۔ (دیگر حوالوں کے لیے ہماری
تصنیف "منزلۃ علی مرتضیٰ علیہ السلام عند محمد
مصطفیٰ علیہ السلام" کی طرف رجوع کیا جائے)۔

حدیث (۴۹)؛ مناقب ابن مردویہ ص ۱۴۸،

ح۱۸۰۔مناقب خوارزمی ص ۸۹، ح۷۹۔

حدیث (۵۰)؛مناقب خوارزمی ص ۸۳، ح ۷۰۔ مناقب ابن مردویہ ص ۱۴۷، ح ۱۷۹۔شواہد التنزیل ج ۱، ص ۷۸ تا ۸۰، ح ۱۱۶، ۱۱۷۔

حدیث (۵۱)؛مناقب خوارزمی ص ۳۱۱، ح ۳۰۹۔

حدیث (۵۲)؛مناقب ابن مغازلی ص ۲۸۱، ح ۲۵۶۔

حدیث (۵۳)؛ کفایت الطالب فی مناقب علی علیہ السلام بن ابی طالب علیہ السلام ص ۲۵۵۔مناقب خوارزمی ص

۳۱۲، ح ۳۱۳۔

حدیث (۵۴)؛ فضائل امیر المؤمنین علیہ السلام ص ۱۰۲۔

حدیث (۵۵)؛ فضائل الصحابہ ج ۲، ص ۶۰۱، ۶۴۸، ص ۱۰۲۸، ۱۱۰۱۔ صحیح مستدرک ج ۳، ص ۱۲۳۔

حدیث (۵۶)؛ مناقب خوارزمی ص ۳۳۰، ح ۳۴۹۔

حدیث (۵۷)؛ مناقب ابن مردویہ ص ۳۱۹، ح ۵۳۰۔ مناقب خوارزمی ص ۳۲۵، ح ۳۳۳۔

فضائل ابن عقدہ ص ۲۱۴ ۔شواھد التنزیل ج ۲،
ص ۱۶۵ ، ح ۸۶۹ ۔

حدیث (۵۸)؛تاریخ کبیر لامام بخاری ج ۳
ص ۲۸۲ ۔فضائل ابن عقدہ ص ۱۳ ۔خصائص
علی علیہ السلام طبع نجف اشرف ص ۱۰۶ ۔مسند
ابو یعلی موصلی ج ۱ ،ص ۴۰۷، ح ۵۳۴ ۔

حدیث (۵۹)؛مناقب ابن مغازلی ص ۱۶۴ ، ح
۱۴۹ ۔

حدیث (۶۰)؛معجم الاوسط طبرانی ج ۵، ص
۱۳۵ ۔صحیح مستدرک ج ۳، ص ۱۲۴ ۔مناقب
خوارزمی ص ۱۷۷ ، ح ۲۱۴ ۔مناقب ابن مردویہ

ص ۱۱۷، ۱۱۸، ح ۱۴۳، ۱۴۴۔

حدیث (۲۱)؛ مانزل من القرآن فی علی علیہ السلام لابی نعیم ص ۱۶۱، ح ۴۳۔ فرائد السمطین ج ۲، ص ۲۹۹، ح ۵۵۵۔ فضائل ابن عقدہ ص ۲۰۷۔

حدیث (۲۲)؛ صحیح مستدرک ج ۳، ص ۱۴۲۔ کامل ابن عدی ج ۲، ص ۳۳۹، ج ۷، ص ۲۱۸۔ مناقب ابن مردویہ ص ۷۴، ۷۵، ح ۵۱ تا ۵۴۔ یہ حدیث شریف اور بھی بہت کتب میں وارد ہوئی ہے۔

حدیث (٦٣)؛مناقب ابن مردویہ ص ٧٥، ح
٥٥ ـ مناقب ابن مغازلی ص ٢٦٨، ح ٣٤٣ ـ
جامع الصغیر ج ١، ص ٦٦٥، ح ٤٣٣٢ ـ
کنز العمال ج ١١، ص ٦٠١، ح ٣٢٨٩٤ ـ
مناقب خوارزمی ص ٣٦٢، ح ٣٧٦ ـ

حدیث (٦٤)؛مناقب ابن مردویہ ص ٢٣٠، ح
٣٢٧ ـ شواهد التنزیل ج ١، ص ١٤٨، ح ٢٠٢ ـ

حدیث (٦٥)؛صحیح مستدرک ج ٢، ص
٣٤٣، ج ٣، ص ١٥١ ـ مجمع الزوائد ج ٩،
ص ١٦٨ ـ معجم الکبیر ج ٣، ص ٤٥، ٤٦، ح
٢٦٣٦، ٢٦٣٧، ٢٦٣٨، وج ١٢، ص ٢٧ ـ
معجم الاوسط ج ٤، ص ١٠، وج ٥، ص ٣٠٦،

۳۵۵،وج٦، ص ۸۵۔معجم الصغیر ج ا، ص
۱۳۹، وج ۲، ص ۲۲۔ کتاب المعارف لابن قتیبه
دینوری ص ۲۵۲۔مناقب ابن مردویه ص ۲۱۴، ح
۲۹۷۔ کامل ابن عدی ج ۲، ص ۳۰٦،وج ٦، ص
۴۱۱۔جامع الصغیر ج ا، ص ۳۷۳،ح ۲۴۴۲، و
ج ۲، ص ۵۳۳، ح ۸۱٦۲۔

حدیث (٦٦)؛مناقب ابن مردویه ص ۲۱۴، ح
۲۹۸۔

حدیث (٦۷)؛اوپر والا حواله ملاحظه کریں۔

حدیث (٦۸)؛فضائل الصحابه ج ۲، ص ٦۷۱، ح
۱۱۴٦۔

حدیث (۶۹)؛ مناقب ابن مردویہ ص ۱۰۹، ۱۱۰، ح ۱۲۲، ۱۲۳۔ تاریخ بغداد ج ۷، ص ۴۳۳۔

حدیث (۷۰)؛ معجم الاوسط ج ۵، ص ۱۰۱۔ مناقب خوارزمی ص ۹۳، ح ۹۰۔

حدیث (۷۱)؛ طبقات کبریٰ لابن سعد ج ۲، ص ۳۳۸۔

حدیث (۷۲)؛ حلیۃ الاولیاء ج ۱، ص ۶۵۔

حدیث (۷۳)؛ صحیح مسلم ج ۷، ص ۱۲۳۔ صحیح ابن خذیمہ ج ۴، ص ۶۳۔ صحیح مستدرک ج ۳، ص ۱۰۹۔

حدیث (۷۴)؛ معجم الکبیر ج ۳، ص ۶۵، ح ۲۶۷۸۔

حدیث (۷۵)؛ مسند احمد بن حنبل طبعة مکة المکرمه ج ۵، ص ۱۸۲، ۱۸۹۔

حدیث (۷۶)؛ فضائل ابن عقده ص ۱۸۲۔

حدیث (۷۷)؛ فضائل ابن عقده ص ۱۸۲۔

حدیث (۷۸)؛ شواهد التنزیل ج ۱، ص ۱۳۰، ح ۱۷۷۔

حدیث (۷۹)؛ فضائل ابن عقده ص ۱۸۵۔

شواہدالتنزیل ج ۱، ص ۱۳۱، ح ۱۸۰۔

حدیث (۸۰)؛ شواہدالتنزیل ج ۱، ص ۱۳۱، ح ۱۷۸۔

حدیث (۸۱)؛ صحیح مستدرک ج ۳، ص ۱۲۶، ۱۲۷۔ مناقب ابن مغازلی ص ۱۳۵، ح ۱۲۰۔ جامع الصغیر ج ۱، ص ۴۱۵۔

حدیث (۸۲)؛ مناقب ابن مردویہ ص ۸۶، ح ۷۴۔

حدیث (۸۳)؛ مناقب ابن مردویہ ص ۸۶، ح ۷۵، ۷۶۔ جامع ترمذی ج ۵، ص ۳۰۱، ح ۳۸۰۷۔

حدیث (۸۴)؛ فضائل ابن عقدہ ص ۴۳۔

حدیث (۸۵)؛مناقب ابن مردویه ص ۸۷، ح ۷۶۔ مناقب خوارزمی ص ۹۱، ح ۸۳۔ الاستیعاب فی معرفۃ الاصحاب لابن عبدالبر ج ۳، ص ۱۱۰۳۔

حدیث (۸۶)؛شواهدالتنزیل ج ۱، ص ۲۹، ح ۲۹۔

حدیث (۸۷)؛شواهدالتنزیل ج ۱، ص ۳۷، ح ۴۴، ۴۵۔

حدیث (۸۸)؛مناقب ابن مردویه ص ۸۷، ص ۷۹۔ کنزالعمال ج ۱۱، ص ۶۱۴، ح ۳۲۹۸۰۔

حدیث (۸۹)؛مسندفردوس الاخبار ج ۱، ص ۳۷۰، ح ۱۴۹۱۔ مناقب خوارزمی ص ۸۲، ح ۶۷۔

حدیث (۹۰)؛معجم الکبیر ج ۱، ص ۹۴، ح ۱۵۶۔

حدیث (۹۱)؛مسند الفردوس ج ۳، ص ۶۵، ح ۴۱۸۱۔ کنز العمال ج ۱۱، ص ۶۱۴، ح ۳۲۹۸۰۔

حدیث (۹۲)؛مناقب خوارزمی ص ۹۲، ۹۳، ح ۸۸، ۸۹۔

حدیث (۹۳)؛شواھد التنزیل ج ۱، ص ۳۰۷، ح ۴۲۲۔

حدیث (۹۴)؛شواھد التنزیل ج ۱، ص ۲۶، ح ۱۰۵۔

حدیث (۹۵)؛ مناقب ابن مردویہ ص ۲۴۴، ح ۳۵۶۔

حدیث (۹۶)؛ تفسیر در منثور ج ۶، ص ۳۷۹۔

حدیث (۹۷)؛ مناقب خوارزمی ص ۱۱۳، ح ۱۲۳۔ فرائد السمطین ج ۱، ص ۱۸۴۔

حدیث (۹۸)؛ فضائل الصحابہ ج ۲، ص ۶۵۴، ح ۱۱۱۵۔

حدیث (۹۹)؛ مناقب خوارزمی ص ۳۱۷، ح ۳۱۸۔

حدیث (۱۰۰)؛ معجم الاوسط ج ۴، ص ۱۸۷۔

تمام شد
بالخیر